ازعدالت اعظمیٰ

جبل پور الیکٹرک سپلائی کمپنی۔

بنام

سمبھو پرساد سریواستوااور دیگر

(پی۔بی۔گجیندر گڈکر، کے۔سی۔داس گپتااور جے۔آر۔مدھولکر، جے۔)

صنعتی کمپنی-افسر کو نظم وضبط کے اختیارات کی منتقلی-جواز-اسٹینڈنگ آرڈرز زیر دفعات.19,20

اپیل کنندہ کمپنی کا صدر دفتر کلکتہ میں تھا لیکن اس نے جبل پور میں تقسیم کے لیے بجلی پیدا کی۔بذریعہ زیر دفعہ 10 ذریعے نافذ کردہ پاور آف اٹارنی کے تحت،اس نے جبل پور میں اپنے رہائشی انجینئر کو اختیار دیا،" کمپنی کی طرف سے وقتا فوقتا دیے گئے اسٹینڈنگ آرڈرز کے تحت جبل پور میں کمپنی کے کسی بھی ملازم کی تقرری، برطرفی، معطّلی یا برطرفی کے لیے"۔مدعاعلیہ کے خلاف چارج شیٹ دائر کی گئی اور تفتیش کے بعد رہائشی انجینئر نے اسے خارج کر دیا۔اس نے اسسٹنٹ لیبر کمشنر کو درخواست دی جس نے اجرت کی ادائیگی کے بغیر اپنی ملازمت میں وقفے کے بغیر ان کی بحالی کا حکم دیا۔ریاستی صنعتی عدالت نے دونوں فریقوں کی نظر ثانی کی درخواستوں پر فیصلہ دیا کہ رہائشی انجینئر کو تحقیقات کرنے اور خارج کرنے کا حکم جاری کرنے کا اختیار نہیں ہے اور اس نے مداخلت کرنے سے انکار کر دیا۔دونوں فریقوں نے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت ہائی کورٹ کا رخ کیا۔ہائی کورٹ نے یہ نظریہ اختیار کیا کہ سی ایل کے تحت برخاستگی اور معطّلی کے اختیارات۔19 اسٹینڈنگ آرڈرز اور سی ایل کے تحت کسی ملازم کو فارغ کرنے کا عمومی حق۔20اسٹینڈنگ آرڈرز کا ہونا ممکن نہیں تھا،اور مؤخر الذکر کے اختیارات اصل میں رہائشی انجینئر کو تفویض نہیں کیے گئے تھے اور مدعاعلیہ کی درخواست کو پچھلی اجرت کے ساتھ اجازت دی گئی تھی۔

قرار دیا گیا:۔ کہ پاور آف اٹارنی کے ذریعے اقتدار کی منتقلی کو قانون میں کالعدم قرار دیا گیا تھا اور سی ایل کے تحت دونوں اختیارات کا احاطہ کیا گیا تھا۔19 اور سی ایل۔20 مستقل احکامات۔

قانون میں یا کمپنی کی ایسوسی ایشن کے آرٹیکلز میں ایسا کچھ بھی نہیں تھا جو اس طرح کے وفد کی ممانعت کرتا ہو اور اس لیے کمپنی اپنے کاروبار کی ضروریات کو پورا کرنے کے اختیارات تفویض کرسکتی ہے۔

زیر دفعہ 10 کے ابتدائی پاور آف اٹارنی کے الفاظ کا مطلب یہ نہیں تھا کہ مندوب بالکل بھی اختیارات کا استعمال نہیں کرسکتا تھا کیونکہ اسٹینڈنگ آرڈرز کے تحت صرف کمپنی ہی ایسا کرسکتی تھی۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ ان اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے مندوب کچھ بھی نہیں کرسکتا جو کمپنی اسٹینڈنگ آرڈرز کے تحت نہیں کرسکتی تھی۔

دیوانی اپیل کا عدالتی فیصلہ: 1961 کی سول اپیل نمبر 432۔

1958 کی متفرق پٹیشن نمبر 301 اور 1959 کی 83 میں مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کے 15 مئی 1959 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل کنندہ کے لیے بی سین اور ایس این مکھرجی۔

جواب دہندہ نمبر 1 کے لیے بی آر ایل آئینگر اور اے جی رتنا پارکھی۔

آئی این شراف، جواب دہندگان نمبر 2 اور 4 کے لیے۔

27 جولائی 1962 میں عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

داس گپتا جسٹس:۔ کسی کمپنی کے اسٹینڈنگ آرڈرز کے تحت کمپنی کو مقرر کردہ طریقے سے کارروائی کرکے کسی ملازم کے خلاف تادیبی کارروائی کرنے کا اختیار حاصل ہے، کیا یہ اختیار کمپنی قانونی طور پر اپنے کسی بھی افسر کو دے سکتی ہے؟ یہ اس اپیل میں اٹھایا گیا بنیادی سوال ہے۔

اپیل کنندہ ہندوستانی کمپنیز ایکٹ کے تحت شامل ایک کمپنی ہے جس کا رجسٹرڈ دفتر 12، مشن رو، کلکتہ میں ہے۔ یہ جبل پور میں بجلی کی پیداوار اور تقسیم میں مصروف ہے۔ 1 جبل پور میں کمپنی کا دفتر ایک رہائشی انجینئر کا انچارج ہے۔ 26 جون 1957 کو اپیل کنندہ کمپنی کی طرف سے دی گئی پاور آف اٹارنی کے ذریعے، جبل پور میں کمپنی کے رہائشی انجینئر، مسٹر لیونارڈ شیل میکلوڈ کو کمپنی کے لیے اور اس کے نام پر کمپنی کا حقیقی اور قانونی وکیل مقرر کیا گیا تھا تاکہ وہ 11 شقوں میں بیان کردہ تمام یا کسی بھی عمل کو انجام دے سکیں۔

10 ویں شق میں کہا گیا ہے کہ "جبل پور میں کمپنی کے کسی بھی ملازم کی تقرری، برطرفی، معطلی یا برطرفی کے لیے کمپنی کی طرف سے وقتا فوقتا دیے گئے مستقل احکامات کے تابع۔12"نومبر 1957 کو مدعا علیہ سمبھو پرساد سریواستو کو مسٹر میکلوڈ کے دستخط کے تحت ایک چارج شیٹ پیش کی گئی جس میں یہ الزام لگایا گیا تھا کہ اس نے کمپنی کے اسٹورز میں وی آئی آر کیبل کے 13 کنڈلوں کو مقامی مارکیٹ سے مختلف میڈز کی کیبل کی اتنی ہی مقدار کے لیے تبدیل کیا تھا، اس الزام پر سمبھو سریواستو کا جواب یہ تھا کہ جب آڈٹ کے موقع پر 13 کنڈلوں کی کمی ان کے نوٹس میں آئی تو انہوں نے اپنے ماتحتوں کے ساتھ احتجاج کیا جنہوں نے دراصل ان اشیاء کو سنبھالا اور یہ کہ انہوں نے جو کیا وہ کمپنی کے بہترین مفاد میں کیا گیا تھا اور یہ کہ انہوں نے کبھی بھی کسی بے ایمان ارادے سے کام نہیں کیا۔اس کے بعد رہائشی انجینئر کی طرف سے انکوائری کی گئی اور بالآخر 16 جنوری 1958 کو رہائشی انجینئر نے انہیں ان شرائط میں ایک خط جاری کیا

:12" نومبر 1957 کی چارج شیٹ اور آپ کے خلاف مقدمے کی بعد کی تحقیقات کے حوالے سے، براہ کرم نوٹ کریں کہ اس معاملے پر بہت احتیاط سے غور کیا گیا ہے، اور 15 جنوری 1958 کی صبح ہمارے چیف انجینئر مسٹر جے ڈبلیو فوسیٹ کے ساتھ آپ کے انٹرویو کے مطابق، ہم آپ کو مطلع کرتے ہیں کہ کمپنی کو آپ کی خدمات کو برقرار رکھنا ممکن نہیں لگتا ہے۔

لہذا، آپ کو فوری طور پر کمپنی کی خدمت سے فارغ کر دیا جاتا ہے۔"

براہ کرم کمپنی سے اپنے واجبات کا حتمی تصفیہ حاصل کرنے کے لیے 17 تاریخ کو کمپنی کے دفتر میں کال کریں۔"

اس کے بعد سریواستو نے اسسٹنٹ لیب، ہمارے کمشنر، جبل پور میں درخواست دی، جس میں الزام لگایا گیا کہ یہ حکم سی پی اینڈ بیرار انڈسٹریل ٹریبونل سیٹلمنٹ ایکٹ اور اسٹینڈنگ آرڈرز کی دفعات کی خلاف ورزی ہے کیونکہ اسٹینڈنگ آرڈرز کے تحت کمپنی کے اختیارات کا استعمال صرف مینجنگ ڈائریکٹر ہی کر سکتے ہیں۔ یہ بھی الزام لگایا گیا کہ اگرچہ

خارج کرنے کے حکم سے دیا گیا حکم واقعی برخاستگی کا حکم تھا۔19 ,18 ,14 اور 20 مستقل احکامات کی خلاف ورزی کی گئی تھی۔کمپنی نے اپنے جواب میں استدعا کی کہ پاور آف اٹارنی کے تحت رہائشی انجینئر کو کسی ملازم کے خلاف تحقیقات کرنے اور تادیبی کارروائی کرنے کا اختیار حاصل ہے اوراس کی کارروائی کو قانونی طور پر کمپنی کی کارروائی کے مترادف سمجھا جانا چاہیے۔اس بات پر خوشی ہوئی کہ مستقل احکامات کی دفعات کی خلاف ورزی نہیں کی گئی۔اسسٹنٹ لیبر کمشنر نے 10 ستمبر 1958 کو ایک حکم جاری کیا، جس میں مدعاعلیہ کو اس کی ملازمت میں وقفے کے بغیر لیکن اجرت کی ادائیگی کے بغیر بحال کرنے کا حکم دیا گیا۔

ریاستی صنعتی عدالت جس میں کمپنی اور ملازم دونوں کی طرف سے پیش کیا گیا تھا، نے فیصلہ دیا کہ خارج کرنے کا حکم اصل میں برخاستگی کا حکم تھا، اور یہ کہ مبینہ بدانتظامی ثابت نہیں ہوئی، اور یہ کہ کسی بھی صورت میں رہائشی انجینئر کو تحقیقات کرنے اور خارج کرنے کا حکم جاری کرنے کا اختیار نہیں تھا۔اس نے اسسٹنٹ لیبر کمشنر کے منظور کردہ حکم میں مداخلت کرنے سے انکار کردیا اور دونوں نظر ثانی کی درخواستوں کو مسترد کردیا۔

اس کے بعد دونوں فریقوں نے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت راحت کے لیے مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کا رخ کیا۔ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ زیرشق 19 سٹینڈنگ آرڈرز کے تحت ریذیڈنٹ انجینیر کو اختیارات منتقل نہیں کر سکتے اور عام حق کمپنی کا جو شق 20 اسٹینڈنگ آرڈز کے تحت محفوظ ہے جو اُسکو عمل میں لانا تھا اس کا مقصد اس کے ذریعے عمل کرنا تا۔شق 18 پاور آف اٹارنی کے تحت ڈیلی گیشن کے ذریعے اس کا احاطہ نہیں کیا گیا۔ایسا لگتا ہے کہ ہائی کورٹ نے یہ بھی سوچا ہے کہ رہائشی انجینئر کی طرف سے دیا گیا حکم شق 20 کے تحت نہیں تھا۔اس کے مطابق، ہائی کورٹ نے بحالی کے حکم میں مداخلت کرنے سے انکار کردیا اور آرٹیکل 226 کے تحت کمپنی کی درخواست کو مسترد کردیا۔اس نے آرٹیکل 226 کے تحت ملازم کی درخواست کی اجازت دی، یہ رائے رکھتے ہوئے کہ اسسٹنٹ لیبر کمشنر کو پچھلی اجرت کے معاملے میں کوئی صوابدید نہیں ہے اور وہ بحالی کا حکم ملتے ہی پچھلی اجرت کی ادائیگی کا حکم دینے کا پابند ہے۔اس سوال پر غور کرنے سے پہلے کہ

آیا کمپنی اپنے ملازمین کے خلاف تادیبی کارروائی کرنے کا اپنا اختیار تفویض کر سکتی ہے، اس سوال کی بنیاد کو واضح کرنا مناسب ہوگا کہ آیا یہ حکم شق 19 یا شق 20 اسٹینڈنگ آرڈر کے تحت دیا گیا۔

اسٹینڈنگ آرڈرز کی شق 18 میں دیگر باتوں کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے کہ کمپنی کے کاروبار یا جائیداد کے سلسلے میں چوری، دھوکہ دہی یا بے ایمانی کو بدانتظامی کے طور پر مانا جائے گا۔شق 19 بدانتظامی کے لیے مختلف سزائیں فراہم کرتی ہے۔ان دفعات کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک ملازم جسے کمپنی کی طرف سے ملازم کی جانچ پڑتال اور غلط استعمال کے حقائق کا مجرم قرار دیا جاتا ہے،نوٹس کے بدلے نوٹس یا معاوضے کے بغیر یا متبادل طور پر چودہ دن سے زیادہ مدت کے لیے معطل ہونے کا ذمہ دار ہے۔کہ اس مقصد کے لیے باضابطہ طور پر مجاز افسر کے دستخط پر پیغام یا معطّلی کا حکم تحریری طور پر ہوگا،اور اس وجہ کا بھی مختصر ذکر کرے گا جس پر یہ مبنی ہے،اور یہ کہ اس اسٹینڈنگ آرڈر کے تحت برخاستگی یا معطّلی کا کوئی حکم اس وقت تک نہیں دیا جائے گا جب تک کہ ملازم کو اس کے خلاف مبینہ بدانتظامی کے بارے میں تحریری طور پر مطلع نہ کیا جائے اور اسے اپنے دفاع میں ثبوت پیش کرنے کا موقع فراہم کیا جائے۔شق 20 برخاستگی یا معطّلی سے متعلق نہیں ہے لیکن یہ فراہم کرتی ہے کہ کمپنی کو ہر وقت ایک ملازم کو نہ صرف ثابت شدہ بدانتظامی کے لیے بلکہ اس صورت میں بھی ملازمت سے فارغ کرنے کا عمومی حق حاصل ہے جب آجر ملازم پر اعتماد کھو چکا ہو۔" شق 21 کچھ اعمال یا غلطیوں کے لیے سزا کا نوٹس دینے کا التزام کرتی ہے۔

ان دفعات کی جانچ سے پتہ چلتا ہے کہ شق 19 کے تحت برخاستگی کے حکم کے لیے۔ایک خصوصی طریقہ کار پر عمل کرنا ہوتا ہے اور جب اسے بنایا جاتا ہے تو ملازم کسی معاوضے کا حقدار نہیں ہوتا ہے۔اب 16 جنوری 1958 کو دیے گئے حکم کی جانچ کرتے ہوئے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ جبکہ شق ۔20 میں یہ نہیں کہا گیا ہے کہ ملازم کو بدانتظامی کا مجرم پایا گیا ہے لیکن صرف یہ کہتا ہے کہ " کمپنی کو (اس ملازم کی) خدمات کو برقرار رکھنا ممکن نہیں لگتا ہے" اور اس کے خلاف کیس کی تحقیقات کا حوالہ دیا گیا اور 15 جنوری 1958 کی صبح چیف انجینئر مسٹر جے ڈبلیو فوسیٹ کے ساتھ ان کے انٹرویو کا حوالہ دیا گیا

ہے۔ ہماری رائے میں، اس حکم کو قبول کرنے کا واحد معقول نظریہ یہ ہے کہ یہ حکم اول کے تحت دیا جا رہا تھا۔ شق 20 اس بنیاد پر دیا گیا کہ آجر نے ملازم پر اعتماد کھو دیا تھا اور حقیقت میں اور قانون میں خارج کرنے کا حکم تھا جو برخاستگی یا معطّلی کے حکم سے الگ تھا۔ ہمیں ایسا لگتا ہے کہ جب کہ ریذیڈنٹ انجینئر جس نے انکوائری کی تھی وہ مطمئن ہو سکتا ہے کہ a. بدانتظامی کا عمل جس کے لیے ملازم برخاستگی کا ذمہ دار تھا، ثابت ہو چکا تھا کہ اس نے اپنے پچھلے صاف ریکارڈ کے پیش نظر اپنے طرز عمل کے بارے میں رحم دلانہ نظریہ اختیار کیا اور اس کے مطابق شق 20 کے تحت کارروائی کرنے کے لیے آگے بڑھا۔ شق 20 تحت آگے بڑھنے کے بجائے اسٹینڈنگ آرڈرز کا شق .19 کے تحت آگے بڑا۔ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس میں آجر نے شق .20 کے تحت ملازم کی آئی خدمات کو ختم کرنے میں منصفانہ اور یہاں تک کہ فراخدلی سے کام لیا ہے۔

سوال باقی ہے کہ آیا رہائشی انجینئر شق 20 کے تحت کارروائی کر سکتا ہے۔. ملازم کی دلیل، جسے ہائی کورٹ نے پسند کیا، یہ تھی کہ یہ اکیلے کمپنی ہی تھی جو شق 20 کے تحت کارروائی کر سکتی تھی اور رہائشی انجینئر کسی اور چیز کے علاوہ رہائشی انجینئر کی حیثیت سے سی ایل 20- کے تحت کارروائی کرنے کا اہل نہیں تھا۔ شق 20 کمپنی کو اختیار دیتا ہے نہ کہ رہائشی انجینئر کو کہ وہ کسی ملازم کو اس بنیاد پر فارغ کرے کہ آجر نے اس پر اعتماد کھو دیا ہے۔ تاہم، موجودہ معاملے میں، یہ رہائشی انجینئر نہیں تھا جس نے رہائشی انجینئر کی حیثیت سے ڈسچارج کا حکم دیا تھا۔ واضح طور پر خارج کرنے کا حکم دیتے ہوئے وہ اس پر عمل کر رہا تھا۔ پاور آف اٹارنی کی بنیاد پر 26 جون 1957 کو اس کے حق میں پھانسی دی گئی۔ سی ایل کے تحت ۔10 اٹارنی کے اختیار کے تحت اس کے پاس اختیارات تھے جو اس کے اسٹینڈنگ آرڈرز کے تابع تھے۔ جبل پور میں کمپنی کے کسی بھی ملازم کی تقرری، برطرفی، معطّلی یا برطرفی کے لیے کمپنی کی طرف سے وقتاً فوقتاً دیا جاتا ہے۔' شق ۔19 کے تحت کمپنی کی طاقت برخاست یا معطل کرنے کے مستقل احکامات اور سی ایل کے تحت اس کے اختیارات۔ کسی ملازم کو فارغ کرنا دونوں پاور آف اٹارنی کے 10 شق کے تحت آتے ہیں۔ اگر ان اختیارات کو رہائشی انجینئر کو تفویض کیے جانے سے روکنے کے لیے قانون میں کچھ بھی نہیں

ہے تو اس نتیجے سے بچا نہیں جا سکتا کہ رہائشی انجینئر کے ذریعے موجودہ معاملے میں پاورسی ایل کا استعمال قانون میں خود کمپنی کے ذریعے طاقت کے استعمال کے مترادف ہے، کیا قانون میں کوئی ایسی چیز ہے جو اس طرح کے وفد کو روکتی ہے؟ ہم کسی کو تلاش کرنے سے قاصر ہیں۔ یہ واضح اور تسلیم شدہ ہے کہ جب کسی کمپنی کو اپنے کاروبار کے انتظام کے سلسلے میں اپنے اختیارات کا استعمال کرنا ہوتا ہے تو یہ کمپنی کے تمام حصص یافتگان نہیں ہوتے ہیں جن کو اس اختیار کو استعمال کرنے کے لیے ملنا پڑتا ہے، کمپنی اپنے کاروبار کو کس طرح منظّم کرے گی اس کا تعین اس کے آرٹیکلز آف ایسوسی ایشن میں کیا گیا ہے۔

یہ کسی کا معاملہ نہیں ہے کہ جبل پور الیکٹرک سپلائی کمپنی کے آرٹیکلز آف ایسوسی ایشن میں، کمپنی کے تادیبی اختیارات کو اس کے کسی بھی افسر کے حوالے کرنے سے روکا گیا ہے۔ لہذا قانون میں کمپنی کے افعال کی حوالگی کاروبار کی ضروریات اور آرٹیکلز آف ایسوسی ایشن کو مدنظر رکھتے ہوئے مناسب طریقے سے کی جا سکتی ہے، اس بات پر معقول طور پر اختلاف نہیں کیا جا سکتا کہ جہاں کمپنی کا ہیڈ آفس کلکتہ میں ہے اور مرکزی کاروبار جبل پور میں چلنا ہے، کاروبار کی تقاضوں کے لیے کمپنی کے اختیارات کی حوالگی کی ضرورت ہوتی ہے کہ وہ اپنے ملازمین کے خلاف ریذیڈنٹ انجینئر جیسے ذمہ دار اہلکار کے خلاف تادیبی کارروائی کرے۔ لیکن کمپنی اس طرح کے وفد کے بغیر کام کر سکتی تھی یا نہیں، یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس کی تحقیقات کرنا ہمارے لیے غیر ضروری ہے تفویض کیا گیا ہے نہ تو اصولی طور پر اور نہ ہی اختیار پر یہ کہنا ممکن ہے کہ تفویض شدہ رُکن قانون کی دفعات کے خلاف تھا۔

نہ ہی ہم یہ دیکھ سکتے ہیں کہ الفاظ " کمپنی کی طرف سے وقتاً فوقتاً دیئے گئے مستقل احکامات کے تابع " جن کے ساتھ شق 10 پاور آف اٹارنی کا کھلنا تفویض کو متاثر کرتا ہے۔ ان الفاظ کی مناسب تشریح پر ان کا واحد اثر یہ ہے کہ جبل پور میں ملازمین کی تقرری، برطرفی، معطّلی یا برطرفی کے اختیار کا استعمال کرتے ہوئے نمائندہ اس سے آگے کچھ نہیں کر سکتا جو کمپنی خود اسٹینڈنگ آرڈرز کے تحت کرتی ہے۔ الفاظ کی کوئی معقول توضیح ہونے پر ان کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ تفویض شدہ رکن ان اختیارات کو بالکل استعمال نہیں کر سکتا،

کیونکہ اسٹینڈنگ آرڈرز کے تحت کمپنی کو ہی یہ اختیارات دیے جاتے ہیں۔چاہے یہ شق 19 یا شق 20 اسٹینڈنگ آرڈرز کے تحت کارروائی کرنے کا اختیار ہو یا شِ اسٹینڈنگ آرڈرز کا نمائندہ شق 10 پاورآف اٹارنی کے تحت ان اختیارات کا استعمال کرسکتا ہے اسی طرح، جیسے
کہ نمائندہ خود کمپنی ہی ہو۔

لہذا ہم ہائی کورٹ اور نیچے کی عدالتوں سے اختلاف کرتے ہوئے یہ مانتے ہیں کہ رہائشی انجینئر کی طرف سے خارج کرنے کا حکم جائز طور پر اسے تفویض کردہ اختیارات کا استعمال تھا اور اس طرح کی کارروائی سے اسٹینڈنگ آرڈرز کی کوئی خلاف ورزی نہیں ہوئی ہے۔

لہذا ہم اپیل کی اجازت دیتے ہیں، ہائی کورٹ کے ذریعے منظور کردہ حکم کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور ہدایت دیتے ہیں کہ آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت اپیل کنندہ کی درخواست کی اجازت دی جائے اور اسسٹنٹ لیبر کمشنر کی طرف سے 10 ستمبر 1958 کے حکم کو کالعدم قرار دیا جائے، جس میں مدعا علیہ سمبھو پرساد سریواستو کی بحالی کا حکم دیا گیا تھا۔اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

اپیل کی اجازت دی گئی

Sheikh Javiad Alam
2024.05.09 16:07
I am the author of this document